ہی اجازت سمجھی جائے گی۔

اور آپؐ سے ایک کنواری لڑکی نے سوال کیا کہ اس کے باپ نے اس کا نکاح زبردستی کردیا ہے تو آپؐ نے اس کو اختیار دے دیا اور حکم دیا کہ باکرہ سے اجازت لی جائے اور اس کی اجازت کے بغیر نکاح سے منع کردیا اور جس سے اجازت نہ لی گئی ہو، اس کو اختیار دے دیا۔''

ان نصوص کی بنا پر اس لڑکی کو اختیار ہے کہ یہ نکاح ردّ کرسکتی ہے۔

سوال: اس حدیث کی تحقیق درکار ہے: عن ابن عباسؓ أن رسول الله ﷺ نهى عن صبر ذي الروح وعن إخصاء البهائم نهيا شديدا (مجمع الزوائد: ج۵،ص۲۶۵)

اگر یہ حدیث صحیح ہے تو پھر جانور کو خصی کرنا اور خصی جانور کی قربانی کرنا کیسا ہے؟

جواب: حضرت ابن عباسؓ سے مروی اس حدیث کے بارے میں امام شوکانیؒ فرماتے ہیں: وأخرج البزار بإسناد صحيح من حديث ابن عباس یعنی ''ابن عباسؓ کی حدیث کو بزار نے بسند صحیح بیان کیا ہے۔ (نیل الاوطار: ۹۱/۸) اور صاحبِ مجمع الزوائد نے کہا: رجاله رجال الصحيح اس حدیث کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔ (۲۶۵/۵) یعنی ان راویوں صحیح کے راویوں جیسے اوصاف میں پائے جاتے ہیں۔ علامہ شمس الحق عظیم آبادی نے اپنے فتاویٰ میں اس مسئلہ پر خوب سیر حاصل بحث کی ہے جو لائق مطالعہ ہے۔ بحث کے آخر میں فرماتے ہیں:

''ان تمام باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ جن جانوروں کا گوشت نہیں کھایا جاتا، ان کا خصی کرنا جائز نہیں اور جن کا گوشت کھایا جاتا ہے، ان کا خصی کرنا افضل ہے اور عزیمت کا یہی تقاضا ہے کہ ان کا خصی کرنا جائز ہو''۔ (صفحہ ۳۴۳)

☆ سوال: مسعود احمد بی ایس سی، امیر جماعت المسلمین (رجسٹرڈ) نے درج ذیل حدیث سے ثابت کیا ہے کہ سورۂ فاتحہ اس وقت پڑھی جائے جب امام خاموش ہو۔

''حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں: كانوا يقرأون خلف رسول الله ﷺ إذا أنصت فإذا قرأ لم يقرء وا وإذا أنصت قرء وا" (بيهقي: جزء القراة ر صلوٰة المسلمين)

اس کی سند کیسی ہے؟ اگر سند صحیح ہے تو سورۂ فاتحہ کس وقت پڑھی جائے گی؟ امام کے سکتوں میں یا مروّجہ طریقہ ہی صحیح ہے؟

جواب: اثر ہذا سند کے اعتبار سے اگرچہ قابل قبول ہے لیکن یہ اس بارے میں نص نہیں کہ دیگر مواقع پر فاتحہ کی قرأت نہیں ہوسکتی، اس کتاب کے صفحہ ۱۹ پر ہے: ابوہریرہ کے شاگرد نے کہا فكيف أصنع إذا جهر الإمام ''جب امام جہری قرأت کرے تو مجھے کیا کرنا چاہئے؟'' جواب میں ابوہریرہ نے فرمایا: اقرأ بها في نفسك ''اپنے جی میں پڑھ لے۔'' پھر بیہقی نے اپنی سند کے ساتھ مکحول سے نقل کیا ہے: